سکھوں میں چھوت چھات ذات پات ہندوؤں سے بھی زیادہ ہے

پنجاب کے بارہ لاکھ

اچھوت سکھ

بھی

دوسرے دھرم کی تلاش کر رہے ہیں

دیگر صوبوں کے اچھوت بھائی

سکھ ہرگز نہ بنیں

از

نتھا سنگھ سکریٹری پنجاب رمداسیہ اچھوت سکھ لیگ

ہندوستان میں کل چالیس لاکھ سکھ ہیں۔ جن میں بارہ لاکھ وہ بھی شامل ہیں جو کہ "رمدسیہ" "نروبل" "خالصہ برادری" اور "مذہبی" کہلاتے ہیں۔ یہ سکھ دھرم کے اچھوت یا ہریجن ہیں۔ اونچی ذات کے سکھ پنجاب میں "جٹ" کہلاتے ہیں۔

سردار بہادر۔ وراجہ مہاراجہ۔ کونسل۔ اسمبلی کے ممبر اور منسٹر وغیرہ کل عہدے انہیں کے قبضہ میں اور گردواروں میں "مہنتی" وغیرہ کے بھی یہی مالک ہیں۔ اسی طرح سے جس قدر بھی سکھوں میں دھارمک اور پولیٹیکل راجینتی سیاسی کمیٹیاں ہیں ان سب کے عہدہ داران یہی جٹ سکھ ہیں۔

بارہ لاکھ اچھوت سکھوں کی تعلیم یافتہ خوبصورت لڑکیاں جٹ سکھ لے تو ضرور لیتے ہیں۔ لیکن اپنی لڑکیاں خواہ کانی۔ لولی۔ لنگڑی۔ غیر تعلیم یافتہ کیسی بھی ہوں۔ کبھی اچھوت سکھوں کے تعلیم یافتہ خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیاہ شادی نہیں کریں گے۔ اور آجتک کسی ایک سکھ نے بھی مثال دینے کا بھی غیر قوموں و مذہبوں کو موقعہ نہیں دیا ہے۔ اسی لئے سکھ دھرم نے آجتک کوئی ترقی نہیں کی۔ حالانکہ بہت عرصہ تک پنجاب میں حکومت وسلطنت کی۔

پنجاب میں ہندوؤں سے اس قدر اچھوتوں کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے جسقدر کہ سکھوں کے ظلم وستم کا نشانہ غریب اچھوت روزانہ بنتے ہیں۔ کیونکہ پنجاب میں ہندو زمیندار بہت ہی کم ہیں۔ تمام زمیندار یہی سکھ جٹ ہیں۔

پنجاب میں ہندوؤں کی طرف سے آٹھ ممبر کونسل اچھوت ہوں گے۔ لیکن یہ وہ ہوں گے۔ جو سکھ نہیں ہیں۔ ان اچھوت بھائیوں کی تعداد پنجاب میں تقریباً بیس لاکھ ہے۔ اور بارہ لاکھ اچھوت سکھ جو گرو گوبند سنگھ کے وقت

سے چلے آتے ہیں - ان کو ممبری کرنے کا خواب بھی نہیں آسکتا ہے - حالانکہ وکیل بیرسٹر - ڈاکٹر ہر لیاقت و قابلیت کے کافی لوگ اچھوت سکھوں میں ہیں لیکن جٹ سکھوں نے بہت بُری طرح سے ان سب کو دبا رکھا ہے جس کی وجہ سے ان کی ترقی مشکل اور غیر ممکن ہو گئی ہے -

سکھوں نے اپنے اچھوتوں کا کوئی خیال نہیں کیا

بہت سے غریب اچھوت سکھوں کے ہمدردوں نے کوشش بھی وقتاً فوقتاً کی - لیکن کوئی کارگر ثابت نہیں ہوئی - چنانچہ دس جنوری ۳۶ء لاہور کے انگریزی اخبار "سول ملٹری گزٹ" میں سردار ہربنس سنگھ جی کریر بی - اے - ایل ایل بی پلیڈر سکرٹری شرومنی سکھ بورڈ جالندھر - سرجن سنگھ سکرٹری خالصہ برادری جالندھر - سندر سنگھ وائس پریسیڈنٹ پنتھ سیوک جتھہ پھلور - گنڈا سنگھ سکرٹری سری گورو سنگھ سبھا ملگہ وغیرہ وغیرہ بہت سے سجنوں نے اپنے دستخطوں سے ایک بہت بڑا مضمون شائع کر دیا ہے - جس میں کر چند سوالات یہاں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) سکھ پنتھ نے اچھوت سکھوں کے لئے کتنے اسکول جاری کئے ؟

(۲) اُن کی ملازمتوں کے واسطے گورنمنٹ میں کبھی کوشش کی ؟

(۳) اپنے اسکولوں کالجوں میں ان کی تعلیم کے واسطے کیا سہولتیں پہنچائیں ان کے بچوں کو کس قدر وظیفے دئے گئے ؟

(۴) ان کی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی گئیں ؟

(۵) ان کے کتنے قابل اشخاص کو اسمبلی۔ کونسل اور اپنی کمیٹیوں میں کہاں کہاں ممبر بنایا گیا اور عہدہ وغیرہ دئے گئے وغیرہ وغیرہ

اس کا جواب سکھ اخبارات اور سکھ لیڈروں کی طرف سے جب کچھ نہ دیا گیا تو آخر کار مجبور ہو کر سکھ اچھوت لیڈر سردار کرتار سنگھ نے آٹھ ماہ انتظار کرنے کے بعد ایک بہت بڑا مضمون لاہور کے اردو اخبار "زمیندار" مورخہ ۱۶ اور ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کی اشاعتوں میں "پنجاب کے بارہ لاکھ سکھ اچھوتوں پر سکھوں کے مظالم کی الم انگیز داستان" کے عنوان سے شائع کرایا۔ جس میں آپ نے بارہ لاکھ سکھ اچھوتوں سے یہ اپیل کی کہ:۔

سکھ اچھوت بھی ڈاکٹر امبیدکر جیسے لیڈر پیدا کریں

آٹھ کروڑ اچھوتوں نے جیسا اپنا مشفق لیڈر ڈاکٹر بھیم راؤ۔ بیرسٹر۔ ممبر کونسل و پرنسپل بمبئی لا کالج کو بنایا ہے۔ جنہوں نے اپنا نام ہی "امبیدکر" رکھا ہے۔ جو ایک ذات کا نام بمبئی کے اچھوتوں میں ہے۔ اسی طرح سے بارہ لاکھ اچھوت سکھ میدان میں آکر اپنا ایک لیڈر بنا لیں۔ جو کہ سب حقوق سکھوں سے دلائے یا کوئی راہ ایسی نکالے جو سکھوں کے دھرم سے الگ کر کے اس دھرم کو اختیار کرائے جس میں روحانی و جسمانی تمام ضروریات زندگی دینی و دنیاوی حاصل ہوں اور ایسے دھرم میں ہم لوگ نہ رہیں جو کہ "ہندو فولڈ" اور ہندو دھرم کی شاخ کہلا کر انہی کی غلامی میں ہمیشہ رکھے۔

یہ کیوں اس قدر جلد سکھ دھرم کے خلاف ہیں اس کی آجتک کسی سکھ لیڈر

نے خبر نہیں لی۔ حالانکہ بارہ تیرہ لاکھ روپیہ صرف کرکے یو۔پی کے اضلاع۔ آگرہ اٹہ۔ مین پوری۔ بھیکم پور۔ اور بلند شہر وغیرہ میں جو امرت سرسے سکھ مشنری بھیجکر اچھوتوں کو سکھ بنانے کے لئے جان توڑ کر کوشش کر رہے یہ کیوں۔ آخر پنجاب میں بارہ لاکھ سینکڑوں سال سے جو اچھوت سکھ ہیں ان کی حالتِ زار کو کیوں نہیں درست کرتے ہیں۔ اور دوسرے صوبوں میں جاکر اچھوتوں کو سکھ بنایا جارہا ہے۔ وہ غریب اچھوت پنجاب آکر یہاں سکھوں کے اچھوتوں کی حالت دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ اس وجہ سے نہ معلوم ان غریب اچھوتوں کو دور دراز مقام پر سکھوں کا بھائی چارہ برابری بھراتری کے کیا خواب دکھاتے اور بتاتے ہیں۔ جب سے پونا پیکٹ بنا ہے اور اچھوتوں کو آٹھ ممبر کونسل میں بھیجنے کا حق مل گیا ہے۔ تو اسی کو دیکھ کر سینکڑوں ہزاروں سکھ اچھوتوں نے بڑے بڑے بالوں کے کیس کٹا کر اپنی برادری میں دوبارہ شریک ہوگئے ہیں۔ جن کا حقہ پانی پنچایتیوں نے جاری کرادیا۔ اور یہ سب کوشش مسٹر ایشور داس بی اے۔ ایل ایل بی اور سندر سنگھ جی کی ہے۔ جو کہ دونوں سجن "چمار" ذات میں سے اچھوت لیڈر ہیں۔ یہ خبر اخبار "ریاست" لاہور مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۳۶ء میں شائع بھی ہوگئی۔ جس کی تردید آجتک کسی اخبار میں نہیں ہوئی ہے۔

سکھ اچھوتوں کو بھی کونسل کی ممبری دو

جٹ سکھ زمینداروں اور تمام آزاد خیال سکھ لیڈروں نے جو اس وقت الیکشن بورڈ بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی الیکشن بورڈ میں یہ نہیں ہے

کہ قابل اچھوت سکھ نمائندہ کا نام تک لے۔ حالانکہ پنجاب کی اسمبلی میں سکھوں کو بتیس ممبریاں ملی ہیں۔ ان میں سے دو چار بھی اچھوت سکھوں کو ممبریاں ملنے کی امید نہیں ہے۔ اور اس کے مقابلہ پر مسلمانوں کے لیڈر مولانا شوکت علی سر یعقوب ممبران اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر آنریبل مشیر حسین صاحب قدوائی تعلقدار گدیہ اسٹیٹ اودھ اپنی اپنی ممبری کی نشستیں خوشی سے قابل اچھوتوں کے حق میں ہر وقت چھوڑنے کے لئے اعلان کرتے ہوئے اسی کے ساتھ اچھوتوں کو یہ بھی یقین دلاتے ہیں۔ کہ جس قدر تعداد میں مسلمان ہوں گے۔ اس کے مطابق اپنے حق حقوق الگ لو۔ ہم تمام اپنے حقوق سیاسی تمہارے حوالہ کرنے کو تیار ہیں۔ یہ ہے اصلی اور سچا بھائی چارہ۔ اس کے ساتھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے فرماتے ہیں کہ میں اپنی نشست ساڑھے تین ہزار روپے ماہوار تنخواہ کی قابل اچھوت کو وائس چانسلری پیش کر سکتا ہوں۔ اب ان کے مقابلہ پر پنڈت جی مہاراج ہندو یونیورسٹی بنارس کے وائس چانسلر مالوی جی جو کہ اچھوت اودھار میں شہر بہ شہر بڑے بڑے لکچر دیتے پھرتے ہیں۔ دیکھیں کیا فیاضی دکھاتے ہیں۔ کیونکہ پونا پیکٹ کی رشوت سے تو اچھوت مطمئن نہیں ہیں۔ اور سکھ اچھوت تو کہیں کے بھی نہیں ہیں۔ ان کو نہ مسلمان شرعی داڑھی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور نہ عیسائی انگریزی بالوں اور کرزن مونچھوں میں بل دینا چاہتے ہیں۔ یہ آخر لاپرواہی کیوں ہے۔ شاید کم تعداد کی وجہ سے ہو کہ سکھ اچھوت صرف بارہ لاکھ ہیں۔ حالانکہ مذہبی سکھ جو کہ اچھوت مشہور ہیں ان کے ساتھ جب کبھی گاؤں (پنڈ) وغیرہ میں کوئی ظلم جٹ سکھوں کی طرف سے

شروع ہوتے ہیں۔ تو عیسائی مشنوں کے شفاخانوں میں علاج کراتے ہیں۔ عیسائی لیڈی ڈاکٹر صاحبان ہمدردی و دلجوئی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بطور انسانی ہمدردی بہت سے کنوؤں پر چڑھانے کی کوشش میں مسلم والنٹیئر "محمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن" اور جماعت المسلمین کے ممبروں نے عملی کامیابی میں علانیہ امداد کی۔ جن کی وجہ سے عین وقت پر کمک پہنچنے پر جٹ سکھوں کو اچھوت سکھوں سے دبنا پڑا۔ کیونکہ اگر قانونی کارروائی اچھوت سکھ کرتے۔ تو مسلمان پبلک ہماری بیکسی اور مظلومی پر اپنی عینی شہادت دیتی اور مسلمان وکیل بیرسٹران بھی غریب اچھوت سکھوں کی پیروی مفت کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ سید عطاء اللہ شاہ بیرسٹرایٹ لاء نے اکثر غریب اچھوتوں کے مقدمات کی پیروی کی۔ بہت سے روزانہ ایسے کیس ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنی غربت اور مظلومیت بیکسی کی وجہ سے نہ پولیس میں اطلاع دینے پاتے ہیں اور نہ عدالت میں پہنچکر شہادتیں پیش کرا سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض بعض گاؤں میں تو جٹ سکھوں کا راج ہے۔ اور شہروں میں عہدہ دار بھی یہی ہیں۔ فوج میں مذہبی سکھ پلٹن الگ ہوتی ہے۔ اور جٹ سکھوں کی الگ۔ یہ ہے سرکاری محکموں تک میں سکھوں کا بھائی چارہ۔ اور یہ انتظام سرکار گورنمنٹ نے اسی لئے کیا ہے۔ کہ جٹ سکھ چھوت چھات ذات پات بہت مانتے ہیں۔

سکھ اپنے اچھوتوں کو جان سے مار ڈالتے ہیں

چنانچہ اسی سال کی یہ خبر سکھوں کے اخبار خالصہ سماچار۔ مورخہ ۲۶ مارچ

۱۹۳۶ء صفحہ میں شائع ہوئی تھی۔ کہ رام سر بھائی بوٹا سنگھ شہید کی سمادھ پر ایک اچھوت سکھ ڈاکٹر جواہر سنگھ نامی درشن کرنے آئے تھے یہ پردیسی دور دراز سے آکر عقیدتمندی میں مثل اور سکھوں کی "پیکرمہ" (طواف) کرنا چاہتے تھے۔ وہاں کے نہنگ سکھوں نے منع کیا اس نے کہا۔ کہ میں بھی تو سکھ ہوں۔ ضرور سب کی طرح پیکرمہ کروں گا۔ اس پر ایک نہنگ نے کلہاڑی ماری۔ جو اس نے بہت صفائی سے ہاتھ میں روک لی۔ یہ دیکھ کر دوسرے نہنگ سکھ نے ایک چھرا (کرپان) اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اس پردیسی ڈاکٹر کے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ جن کی ماں پہلے سے مر گئی تھی۔ جب یہ بلک بلک کر روتے تھے تو وہاں پر جو مسلمان عیسائی، ہندو پبلک کھڑی تھی ان سے بھی آنسو بہ نکلے۔

سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" لاہور میں ایڈیٹر صاحب خود یہ لکھتے ہیں۔ کہ سکھی کے پاؤں میں چھوت چھات ذات پات وغیرہ کی ہندوانہ قیود کی زنجیریں ایسی ڈال دی گئی ہیں۔ جو کہ سکھ ازم خالص ہندو ستان میں تبدیل ہو گیا ہے خود ہندو تو اپنی خرابیاں ترک کر رہے ہیں۔ لیکن سکھوں کا اس قید سے آزاد ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے مہاتما گاندھی جی کے لفٹنٹ راجگوپال اچاریہ جی نے اچھوتوں کو سکھ بنانا شیطانی حرکت قرار دیا تھا۔

انبالہ شہر میں گرونانک مشنری کانفرنس ۲ و ۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوئی تھی۔ جس میں بڑے بڑے سکھ لیڈروں نے یہ کہا۔ کہ امرت سر میں ۱۱-۱۲-و ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو آل انڈیا سکھ مشنری کانفرنس ہو گی۔ جس میں آٹھ کروڑ اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکر خود اور بہت سے اچھوتوں کو اپنے ساتھ لے کر سکھ بنیں گے

چنانچہ خوب چندے اکٹھے کئے گئے۔ اور اس کانفرنس میں شرکت کے پوسٹر میں یہاں تک چھپا ہوا تھا۔ کہ پچاس روپے تک جلسہ دیکھنے کا ٹکٹ ہے۔ اس طرح سے سات آٹھ لاکھ روپیہ جمع ہوگیا۔ لیکن ڈاکٹر امبیدکر صاحب سکھ نہ بنے اور ان کے صاحبزادے مسٹر یشونت راؤ اور ان کے بھانجے مکند راؤ جو بہت کوشش و رعایتوں کی رشوتوں سے امرتسر خالصہ کالج میں بمبئی سے لائے گئے تھے۔ لیکن چند ماہ رہنے کے بعد امبیدکر پارٹی کے مشہور اچھوت لیڈر سوامی کلجگانند سنیاسی جو اچھوتوں کے ڈپوٹیشن میں پنجاب کا دورہ کرنے آئے۔ یہاں کے تمام اچھوت لیڈروں نے ان سے شکائتیں کرنا شروع کیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنے لڑکے و بھانجے کو بلا لیا۔ جلتے وقت یہ لڑکے اور کچھ اچھوت لیڈر لاہور آئے۔ یہاں جات پات توڑک اسٹریٹ واقع کرشن نگر آریہ ہندو محلہ میں مہاشہ سنت رام جی بی۔ اے ایڈیٹر کرانتی نے زور شور کے ساتھ دعوت کی جس میں خوب خاطر مدارات ہوئی اور سکھ ازم کی پول جو پوشیدہ تھی وہ خوب افشاں کر دی گئی۔

ڈاکٹر امبیدکر سکھ ہرگز نہیں ہوں گے

اس کے بعد ڈاکٹر امبیدکر نے سکھ لیڈروں سے یہ سوال کیا۔ کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے۔ لہذا یہ آٹھ کروڑ اچھوتوں کو چالیس لاکھ سکھ کس طرح سے ہضم کر سکتے ہیں۔ اس پر سکھوں نے یہ صوفیانہ جواب دیا۔ کہ نہیں ڈاکٹر صاحب ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم سکھوں کو اچھوت اپنے میں جذب کریں۔ اب جو ڈاکٹر مونجے ہندو سبھائٹ لیڈر اور ڈاکٹر امبیدکر کے درمیان خط و کتابت شائع ہوکر پبلک میں آگئی ہے اس

میں صاف صاف یہ ہے۔ کہ اچھوتوں کو سکھ دھرم کوئی فائدہ نہیں دے سکتا ہے۔ اور نہ سکھ اچھوتوں کی کسی قسم کی مدد کر سکتے ہیں۔ بیشک مسلمان ہر گاؤں قریہ قریہ اور شہر بہ شہر ہندوستان میں کافی تعداد سے موجود ہیں۔ وہ ہر طرح کی مدد کر سکتے ہیں اور اچھوت مسلمان ہو کر سب حقوق بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے عیسائی بھی دوسرے نمبر پر اچھوتوں کو مدد پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ حکومت عیسائیوں کی ہے لیکن ملک کی آزادی وسوراج میں ہندوؤں کے خیال کے بموجب بہت دقت ہو جاویگی۔ لہذا ملک کو زیادہ دیر تک غلامی میں رکھنا بھی نہ چاہیئے۔ اس خیال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکر حقیقی ملک کے خیر خواہ اور سچے نیشنلسٹ ہیں لیکن کانگرس اور ملک کی دوسری جماعتوں نے ہندو راج بنا رکھا ہے۔ جس کے خلاف ہیں

پنڈت جواہر لال نہرو جی جواب دیں

اب ہم امید کرتے ہیں۔ کہ موجودہ صدر صاحب کانگرس اپنے نام کا پہلا حصہ پنڈت اور بعد کا حصہ نہرو اس خیال کو ترک کرکے اور وسعت نظریہ سے اس خط وکتابت کے جوابات کے ساتھ معقول فیصلہ بھی صادر فرمائیں۔ اور سکھوں کے بارہ لاکھ اچھوتوں کی حالت زار پر توجہ فرما کر کوئی ان کا بھی معقول ہیکٹ بنوانے میں مدد کریں۔ اور "پونا پیکٹ" اچھوتوں کی پستی کا خیال کرکے بنایا گیا ہے۔ یا ہندو دھرم میں رہنے کی خاطر۔ اچھوتوں کو رشوت دی گئی ہے۔ برائے مہربانی اپنے خیالات سے پبلک کو آگاہ فرما دیں۔ کیونکہ ملک میں مزدور اور کسان یہی اچھوت زیادہ تر ہیں اس کے علاوہ ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہے۔ کہ نصف اچھوت عیسائیوں کو د

دے جاویں۔ اور نصف مسلمانوں کو تاکہ اس روز روز کے جھگڑے سے فارغ ہو کر ملک آزادی کی طرف قدم اٹھائے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو نصف نصف اس نئے تقسیم کر دینا چاہئے۔ کہ سکھ گردواروں میں بھی اچھوت سکھوں کا داخلہ بند ہے چنانچہ "پرتاپ" اخبار ۸ جون ۱۹۳۶ء میں سب سے بڑی سکھ ریاست پٹیالہ کے متعلق خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ بہت سے ہریجن سکھ بھائی اس الزام میں گرفتار کرا کے جیل بھیج دئے گئے کہ "گردوارہ" میں جانا چاہتے تھے۔ اور اونچی ذات کہلانے والے سکھ وہنت اندر آنے دینے کے خلاف تھے۔ اس سلسلہ میں سوامی کلجگا نند سنیاسی جو سکھوں کے بہت طرفدار ہیں ان کی معرفت سکھ لیڈروں کو توجہ دلائی۔ لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ پنجاب کے بہت سے مقامات پر خود اعلیٰ ذات کہلانے والے سکھوں نے اچھوت کہے جانے والے سکھوں کو اپنے کنوؤں سے پانی نہیں بھرنے دیتے ہیں۔ مجبوراً مسلمانوں کے کنوؤں پر جاتے ہیں۔ اور مسلمان خوشی کے ساتھ انسانی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے کنوؤں پر چڑھ کر آزادی سے پانی بھر کر اپنی اور اپنے بچوں کی پیاس بجھاتے ہیں۔ کوئی مسلمان ایسے وقت پر یہ نہیں کہتا ہے۔ کہ مسلمان ہو جاؤ بغیر مسلمان ہوئے وہ سب طرح کے حقوق انسانی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان بغیر تبلیغ کے روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔

اسی طرح عیسائی مشنوں نے ہر شہر و ضلع میں بڑے بڑے اسکول و کالج شفاخانے کھول کر غریب اچھوتوں کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ ہندوستان کے تمام اچھوت ہندو دھرم اور سکھ پنتھ سے سخت پریشان ہیں۔ اور اسی طرح آریہ سماج سے بھی۔ کیونکہ سوامی دیانند جی خود برہمن پنڈت تھے۔ اس زمانہ میں نہایت ہوشیاری سے اچھوتوں

کو ہندوؤں کے قبضہ میں رکھنے کے لئے آریہ سماج کو قائم کیا۔ اور آجکل ایک اور برہمن سناتنی پنڈت مالوی جی اچھوتوں سے ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔

اچھوت سکھ ہرگز نہ بنائے جاویں

پنجاب کا مشہور انگریزی اخبار "سول ملٹری گزٹ" ۱۶ اگست سنہ ۱۹۳۶ء کے ایڈیشن میں تقریباً پچاس اچھوت لیڈران پنجاب کے دستخطوں کے ساتھ بابو شواتم داس جنرل سکرٹری صوبہ پنجاب ڈپریسڈ کلاسیز ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کرایا ہے۔ جس میں ڈاکٹر امبیدکار کو مشورہ دیا ہے۔ کہ پنجاب کی اچھوت اقوام جس طرح سے ہندو دھرم کے خلاف ہے۔ اس سے زیادہ سکھ مذہب کے خلاف ہے۔ اور پنجاب کے اچھوتوں نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ سکھ دھرم ہرگز ہرگز نہ قبول کیا جائے۔ اس کی ایک کاپی سوامی کلجگانند سنیاسی کی خدمت میں پیش کرکے استدعا کی گئی ہے۔ کہ آپ سکھ مذہب کی موافقت کرنا چھوڑ دیں۔ اور اچھوت سکھ پنجاب میں اب ہر ہفتہ سینکڑوں کی تعداد میں کیس کٹا کر اپنی برادری میں شریک ہو کر حقہ پانی پنچایتوں سے جاری کرا رہے ہیں۔ پنجاب میں اب کوئی اچھوت سکھ ہرگز نہیں بنے گا۔

اے اچھوت بھائیو!

ایسا مذہب قبول کرو

جو

تمہیں برابر کے حقوق دے

(مسٹر جگن ناتھ پرشاد ایڈووکیٹ)

ہندوستان کے مصیبت زدہ

اچھوتو!

ہرگز ہرگز

سکھ دھرم قبول نہ کرو

(سردار جوگندر سنگھ اچھوت سکھ لیڈر لاہور)

آٹھ کروڑ اچھوت

ایسا دھرم قبول کرینگے

جو

ان کے درجے کو بلند کردے

(سوامی کلجگانند سنیاسی آل انڈیا اچھوت مسافر)

آٹھ کروڑ اچھوتوں کی آواز

ہم

ایسا دھرم تلاش کریں گے

جو

ہماری روحانی اور جسمانی رہنمائی کر سکے

اور

سوسائٹی میں ہماری عزت بڑھائے

(ڈاکٹر امبیدکار)

(ننھا سنگھ سکرٹری پنجاب نے عالمگیر الیکٹرک پریس تحصیل بازار لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر چھپوایا)